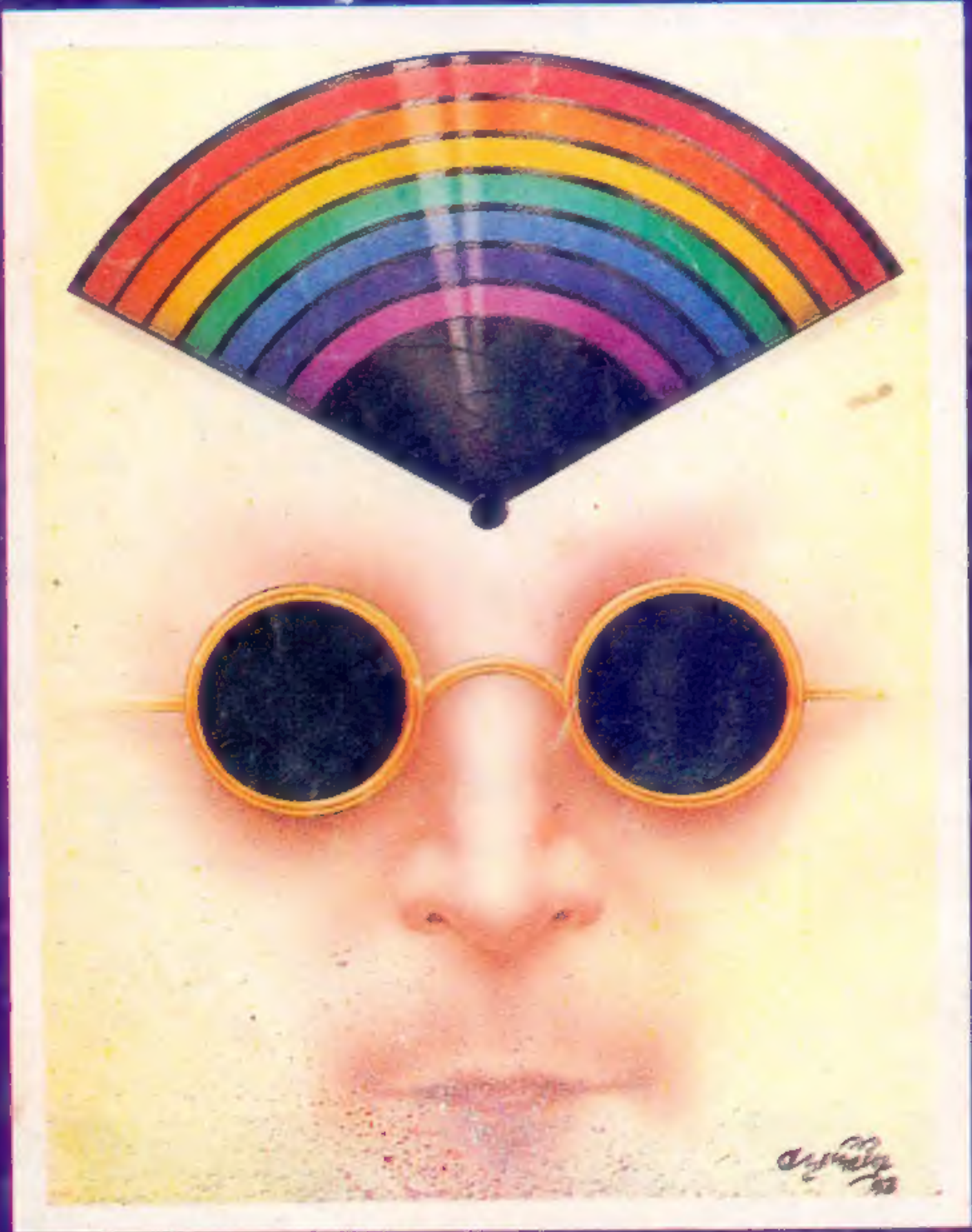


دوست چور

اشفاق



نیا ادب



نئی نسل

50

دوستراجی

Nida Library
STORY HOME ALL BOOKS AVAILABLE
24/20 5/E, Near Apwa School

اشتیاق احمد

فدا لا گبر روت
24/20 5-6 فارتہ کراچی
لفظ ابوا امکول کے سامنے

Ph: 321537

اشتیاق پبلی کیشنز 9/12، نصیر آباد لاہور
سانڈہ کلاں

786 9306 01 006

Rs. 4.50



Ishtiaq Ahmad's

Dusra Chor



786 9306 01 006

RS. 4-50

Printed by :

Azeem Aleem Printers, Lahore

Published by :

Ishtiaq Publication 9/12 Naseerabad,
Sanda Kalan, Lahore, Phone : 321537

786 9306 01 006

ہم شادی میں شرکت کے لیے نہیں جا رہے۔ فاروقی صاحب نے اعلان کیا۔

”جی کیا مطلب.... کل تو آپ نے فیصلہ کیا تھا کہ جائیں گے نہ بیگم فاروقی بولیں۔“

”رات محنت کے تین گھروں میں چوری کی وارداتیں ہوئی ہیں، مجھے ڈر ہے، اگر ہم دونوں شادی میں گئے تو کہیں ہمارے گھر میں بھی چوری نہ ہو جائے۔“ فاروقی صاحب نے پریشان ہو کر کہا۔

”لیکن.... خان صاحب آپ کے بچپن کے دوست ہیں.... آپ نہ گئے تو وہ بُرا مانیں گے؟“
 ”تب پھر.... میں کیا کروں؟“
 ”میں بتاؤں آبا جان نہ عائشہ بول اُٹھتی۔“

” ضرور میری بیٹی جلدی بناؤ۔“

” ہم پانچوں نہیں جاتے ساری رات جاگ کر گھر کی حفاظت کریں گے اور رات کا وقت ہم پڑھتے ہوئے یا کھیلتے ہوئے گزار دیں گے۔۔۔ گھر کے تمام دروازے اور کھڑکیاں اندر سے بند رکھیں گے بلب جلانے رکھیں گے، ان حالات میں بھلا کوئی چور ہمارے گھر میں داخل ہونے کی جرأت کر سکے گا۔“

” باتیں تو تمہاری بہت معقول ہیں بھئی عائشہ اور پھر گھر میں کرمو جو ہے بازار سے کچھ چیزیں لینے گیا ہے شاید۔“

” اور ہم چاروں بھی باجی کی تائید کرتے ہیں۔“ طاہر بولا۔

” چلو پھر یہی طے رہا لیکن تم گھر کی چیزوں کو ادھر ادھر نہیں کرو گے۔“ فاروقی صاحب خوش ہو کر بولے۔

” بہت بہتر! ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپ کو کوئی شکایت ہم سے پیدا نہ ہو۔“

” تو پھر بیگم تیاری کریں۔“

” ہاں اور کیا۔“ وہ بھی خوش ہو گئیں۔

جلد ہی دونوں میاں بیوی تیار ہو کر گھر سے رخصت ہو رہے تھے، جاتے ہوئے فاروقی صاحب نے کہا:

" پوری طرح ہوشیار رہنا..... آنکھیں اور کان کھلے رکھنا اور
 کھڑکیاں اور دروازے بالکل بند رکھنا.... اور ہاں جو بھی ہم
 باہر نکلیں.... بیرونی دروازہ فوراً بند کر لینا۔
 آپ بالکل ٹھک نہ کریں.... ہم ہر کام آپ کی ہدایت کے
 عین مطابق کریں گے۔"

دونوں چلے گئے.... طاہر ان کے پیچھے گیا اور دروازہ
 اندر سے بند کر لیا.... اس کے باوجود فاروقی صاحب نے
 طاہر سے کہا:

" طاہر! تم نے دروازہ اندر سے بند کر لیا ہے نا۔
 " جی ہاں! بالکل بند کر لیا ہے.... آپ بے شک دباؤ ڈال
 کر دیکھ لیں۔"

فاروقی صاحب نے دروازے پر دباؤ ڈالا.... اور اس
 کو بند پا کر اطمینان کا سانس لیا.... پھر طاہر نے گاڑی روانہ ہونے
 کی آواز سنی اور اپنے بہن بھائیوں کے درمیان واپس آ
 گیا۔

" اب! آج کی رات ہماری ہے.... کل سکول کی بھی چھٹی
 ہے.... اس لیے خوب مزا آئے گا۔ عالتشہ بولی۔
 " اور اگر کوئی چور آگیا تو مزے کا ذائقہ بدل جائے گا۔
 کمال ہنسنا۔

”مزے کا ذائقہ.... کمال ہے۔ کوثر نے ہنس کر کہا۔

”ہاں! کمال تو میں ہوں۔ کمال نے کہا۔

”مجھے بھوک لگی ہے۔ مٹے میاں کی آواز سنائی دی۔

”ایک تو مٹے میاں کی بھوک نے مارا.... تمام رات تو انھیں

دودھ دیتے ہی بیت جائے گی۔

”چلیے کوئی بات نہیں.... مقصد تو رات گزارنا ہی ہے نا۔

مٹے میاں ہنسنے۔

”لیکن اس طرح تو رات بہت بور گزرے گی۔

”پہلے مجھے دودھ دے دیں.... پھر میں بتاؤں گا کہ رات

کس طرح مزے دار گزر سکتی ہے!

”اوہو اچھا! یہ بات ہے....“

عین اس وقت دروازے کی گھنٹی بجی:

”اوہو.... سرمنڈاتے ہی اوڑھے پڑے۔ طاہر نے گھبرا کر کہا۔

”نن... نہیں تو بھائی جان.... ہم میں سے تو کسی نے بھی

سر نہیں منڈائے.... پھر اوڑھے کس طرح پڑ سکتے ہیں۔ کوثر نے

حیران ہو کر کہا۔

”بھئی ادلوں کا کیا ہے.... وہ تو کسی طرح بھی پڑ سکتے ہیں۔

عائشہ بولی۔

گھنٹی ایک بار پھر بجی۔

"میرا خیال ہے پہلے دروازہ کھول کر دیکھ لیتے ہیں کمال نے کہا۔

"گگ کہیں وہ چور نہ ہو " منے میاں بولے۔
 "ارے باپ رے " عائشہ نے گھبرا کر کہا۔
 "منے میاں تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا ؟ طاہر نے
 بڑا سامنے بنایا۔

"کیوں کیوں میں نے ایسی کیا بات کہ دی ؟
 "چور اس طرح دھک دے کر نہیں آیا کرتے "۔
 "آج کل کے چور بھی تو نئے زمانے کے چور ہیں کسی
 طرح بھی آ سکتے ہیں "۔
 "اوہو ! میں کہتی ہوں ، پہلے جا کر دروازہ تو کھولو " عائشہ
 نے جل کر کہا۔

"لیکن سوال یہ ہے کہ دروازہ کھولنے جائے کون ؟
 "مجھے تو ڈر لگتا ہے " کوثر نے گھبرا کر کہا۔
 "کرمو کو بھی آج ہی گھر کی چیزیں خریدنے کے لیے جانا
 تھا کتنی دیر ہو گئی اب تک نہیں آیا "۔
 "آجائے گا دروازے تک جانے میں ڈر کی کیا بات
 ہے ابھی تو رات کے صرف آٹھ بجے ہیں جاؤ طاہر تم
 دروازہ کھولو "۔

”مم.... میں کھولوں دروازہ.... یعنی کہ میں.... آپ بھی کیا بات کرتی ہیں باجی؟ طاہر نے کہا۔

”اچھا تو پھر مجھے کیا بات کرنی چاہیے؟
کوئی اچھی سی.... خوب صورت سی بات....؟ طاہر بولا۔

”میں نے دودھ پی لیا ہے.... میں کھول آؤں دروازہ۔“
”ہائیں.... تم نے دودھ کب پی لیا.... ابھی تو ہم میں سے کسی نے تمہیں دودھ دیا ہی نہیں؟“

”جی.... وہ.... مجھے ابھی ابھی نیند سی آگئی تھی.... بس خواب میں امی جان نے دے دیا؟“ منے میاں بولے۔

”چلو اچھا ہوا.... ہماری جان چھوٹ گئی.... شاباش....“
جا کر دروازہ کھول دو.... اور ہاں دیکھو، ڈرنا نہیں.... ہم جو ہیں یہاں؟ عائشہ نے جلدی جلدی کہا۔

”بالکل ٹھیک.... منے میاں.... ڈرنے کی کیا بات ہے....“
دروازہ ہی کھول رہے ہیں نا.... کوئی چوری تو نہیں کر رہے؟
طاہر نے خوش ہو کر کہا۔

”آپ فکر نہ کریں.... مجھے ڈر نہیں لگتا.... بلکہ مجھے تو یہ پتا ہی نہیں کہ ڈر آپ لوگ کس چیز کو کہتے ہیں.... ہو سکتا ہے، جب مجھے یہ پتا چل جائے کہ ڈر کس کو کہتے ہیں، اس“

دل شاید میں ڈرے لگ جاؤں گا۔

" اچھا اب باتیں نہ بناؤ..... جا کر دووازہ کھول دو۔
مٹے میاں چلے گئے.... باقی بیٹھے کانپتے رہے....
اُف مالک..... چور اب آیا کہ اب آیا عائشہ نے کانپ
کر کہا۔

" آنے والے کو آخر آنا ہی ہے.... ہم کس طرح روک
سکتے ہیں اسے؟ طاہر نے کہا۔
" کمال تو یہ ہے.... کہ وہ دستک دے کر آ رہا ہے۔
کمال نے کہا۔

" تم ہر جملے میں اپنا نام نہ شامل کیا کرو.... کیا گندی
عادت ہے تمہاری؟
یہ کوئی کم کمال نہیں ہے بھائی جان؟ کمال نے منہ
بنایا۔

" کم کمال ہو یا زیادہ کمال ہو.... ہمارے لیے بس تم
ہی کافی کمال ہو.... اور کمالوں کا ہم کیا کریں گے؟
" آپ تو میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے؟ کمال نے
جل کر کہا۔

" تمہارے پیچھے نہیں.... تمہارے نام کے پیچھے.... ارے...
یہ مٹے میاں اب تک نہیں لوٹے۔

عین اس وقت دروازے کی گھنٹی ایک بار بھر بھی :
 "ہائیں اس کا مطلب ہے منے میاں اب تک جا
 کر دروازہ نہیں کھول سکے لیکن کیوں"
 "جا کر دیکھنا چاہیے :

"اور دیکھے کون بے عالتہ نے کہا -
 "آپ بڑی ہیں آپ ہی جا کر دیکھیں -
 "لیکن چھوٹوں کے ہوتے ہوئے بڑے ایسے کام نہیں
 کرتے تم جاؤ طاہر جا کر دیکھو :
 "لیکن میں بھی تو کمال اور کوثر سے بڑا ہوں : " طاہر
 نے کہا -

"کمال ہے میں بھی تو کوثر سے بڑا ہوں : کمال نے
 کہا -

"حد ہو گئی اس سے تو کہیں بہتر تھا کہ منے میاں ہی
 دروازہ کھول دیتے" کوثر نے جل کر کہا اور اٹھ کر دروازے
 کی طرف چلی گئی اس نے دیکھا کہ منے میاں ایک سٹول
 اٹھا کر دروازے کی طرف جا رہے ہیں -

"یہ کیا کر رہے ہو منے میاں ؟
 "دروازے کی کنڈی اونچائی پر ہے ، سیرا ہاتھ نہیں پہنچ رہا
 تھا یہ سٹول اٹھا کر لایا ہوں : "

تو میں آواز دے دی ہوتی ۔ کوثر نے جل کر کہا ۔
 میں نے سوچا آپ میں سے تو کوئی بھی دروازہ کھولتے
 نہیں آئے گا ، یہ مہم مجھے ہی سر کرنا ہو گی ۔۔۔۔
 ہٹو ایک طرف آئے بڑے مہم سر کرنے والے ۔۔۔۔
 میں نہیں ہے آئینے میں : کوثر نے تلملا کر کہا ۔
 وہ تو صبح سکول کی تیاری کرتے وقت روز ہی دیکھتا
 تھا اور ہاں سکول سے آکر بھی منے میاں بوے ۔
 دماغ نہ چاٹو — کوثر نے بھٹنا کر کہا ۔
 آپ نے اپنے سر پر شہد تو نہیں لگا رکھا : منے
 ہاں میں جل گئے اور کوثر نے کندھی کھول دی ۔
 خدا کا شکر ہے دروازہ تو کھلا شاید صاحب
 اہ بیلم صاحب گھر پر نہیں ہیں : کرمو نے کہا ۔
 تم نے یہ اندازہ کس طرح لگایا :
 اگر وہ گھر پر ہوتے تو دروازہ کھلنے میں اتنی دیر نہ
 لگتی ۔ اس نے کہا اس نے اپنے کندھے پر گھر کا بہت
 سارا سامان لادا ہوا تھا :
 تمہارا اندازہ بالکل ٹھیک ہے کرمو وہ شادی میں شرکت
 کرنے کے لیے جا چکے ہیں اور ہم لوگوں کو رات جاگ کر
 گزارنے کی ہدایت کر گئے ہیں :

وہ کس لیے نہ کرمو چونک کر بولا۔

”رات محلے کے متن گھروں میں چوریاں ہوئی ہیں۔“

”ادہ ہاں واقعی ارے باپ رے آج ہمیں

اکیلے رہنا ہو گا۔ کرمو گھبرا گیا۔

”اکیلے کیوں ہم پانچ بہن بھائی ہیں اور چھٹے

ہونگے تم۔“

”میں تو خیر رات کو نہیں جاگ سکتا سارے دن کا

تھکا ہوا ہوں۔ کرمو نے فوراً کہا۔

”خیر کوئی بات نہیں تم جا کر سو جانا ہم جاگ

لیں گے کوئی بات ہوئی تو پھیر تمہیں جگا لیں گے۔“

”ٹھیک ہے لیکن مجھے چوروں سے ڈر بہت لگتا ہے۔“

”آپ کو ڈرتے کی کیا ضرورت ہے، ہم کہہ لیں گے چور کا

سامنا۔ طاہر نے منہ بنایا۔

”تم تو اس طرح کہ رہے ہو طاہر جیسے چور ضرور

ہی آئے گا۔“

”اس کا کیا بھروسہ۔ طاہر بولا

”یہ تو ٹھیک ہے چور کا کیا بھروسہ اچھا میں تو

جتنا ہوں باورچی خانے میں ابھی تو اس سامان کو بھی

ترتیب سے لگانا ہے ورنہ بیگم صاحبہ ناراض ہوں گی۔“

” اور اس کے بعد اگر تم ہمیں چائے بنا دو تو تمہاری بہت
مہربانی ہو گی ۔“

” صاحب کا حکم ہے کہ آپ لوگوں کو چائے صرف صبح ناشتے
کے وقت دی جائے اور کسی وقت نہیں ۔“ کرمو بولا ۔

” لیکن کرمو صاحب ذرا سوچیں سردیوں کی یہ پہاڑ
جیسی رات بھی تو ہمیں کاٹنا ہے ۔“ طاہر بولا ۔

” پپ پہاڑ جیسی رات اس کا مطلب ہے
اگر ہم نے آج یہ رات جاگ کر گزار دی تو گویا ہم پہاڑ
سر کر لیں گے بھئی واہ آج کے بعد ہم بھی
کوہ پیادوں میں لکھے جائیں گے ۔ کوثر نے جلدی جلدی
کہا ۔

” حد ہو گئی بات کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہو“
طاہر نے جل کر کہا ۔

” اچھی بات ہے اب میں بات کو کہیں نہیں لے جاؤں
گی ۔ کوثر بڑا مان گئی ۔

کرمو ہنستا ہوا باورچی خانے کی طرف چلا گیا ۔
” اب تو کرمو بھی آگیا لہذا متے میاں کے
یہ اب اٹھنا نہیں پڑے گا لہذا کیوں نہ کیرم کھیل کر
رات گزار لی جائے“

" کمال ہے.... پانچ آدمی کیرم کس طرح کھیں گے۔ "

" متے میاں بیٹھ کر اپنا سبق یاد کریں گے۔ " طاہر نے کہا۔

" یہ بھی ایک ہی رہی.... صرف میں سبق یاد کروں گا.... اور آپ لوگ کیرم کھیں گے.... اسے کہتے ہیں انصاف.... کیا جہانگیر بادشاہ بھی ایسا انصاف کرتا ہوگا۔ " متے میاں نے جل بھن کر کہا۔

" ارے.... یہ.... یہ اس پردے کے پیچھے جوتے کس کے نظر آ رہے ہیں۔ " کوثر نے چونک کر کہا۔

" جج.... جوتے.... کون سے جوتے.... کس کے جوتے.... کیسے جوتے۔ "

" اوہو.... بھئی اس کھڑکی کی طرف دیکھو.... کھڑکی پر پردہ لٹک رہا ہے.... جو فرش سے قدرے اونچا ہے.... وہاں فرش پر پردے سے ذرا آگے نکلے ہوئے.... جوتے.... یعنی جوتوں کا صرف اگلا حصہ آگے نکلا ہوا ہے۔ " تاہ

" ہاں : ہے تو سہی.... لگتا ہے کہ.... ابا جان شادی میں جوتے پہنے بغیر چلے گئے، کمال کی بات ہے۔ " کمال نے کہا

" کمال کی نہیں.... خراب دماغ کی بات ہے.... ارے میاں میرے بھولے بھائی.... ابا جان دوسرے جوتے پہن گئے ہیں۔ "

” اداہ ہاں واقعی یہی بات ہے ”

” تب پھر یہ جوتے ہم نے تو آج تک آبا جان کے
ایسے جوتے دیکھے نہیں ”

” ہائیں تو کیا یہ کرمو کے ہیں ”

” نہیں کرمو بھلا یہاں اپنے جوتے کیوں رکھتا وہ اپنی چیزیں
اپنے کمرے میں رکھتا ہے ”

” خیر چھوڑو آبا جان آئیں گے تو ان سے پوچھ لیں
اے ، ان جوتوں کے بارے میں ” عائشہ نے کہا

” ہاں اور کیا ہم تو اس پیاری پیاری رات کو ضائع کرنے
پر تیل گئے ہیں آخر ہم کیرم کیوں شروع نہیں کرتے ”
کوثر نے کہا۔

” بالکل ٹھیک آؤ مٹے میاں ہم میں سے جب کوئی
ہائے گا تو اس کی جگہ آپ کو بٹھایا جائے گا ” طاہر
نے کہا۔

” بالکل ٹھیک اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ” مٹے میاں
نے خوش ہو کر کہا ۔

” اور اس دوران تم کوئی مزے دار سی کہانی کی کتاب پڑھ
لےتے ہو میں آج ہی اس طرح کی کہانیوں کا ایک سیٹ
بازار سے لے کر آیا ہوں ” طاہر نے کہا ۔

” بہت خوب : آپ وہ پورا سیٹ مجھے دے دیں :
 ” ابھی بات ہے ابھی لا کر دیتا ہوں ۔

طاہر اٹھا اور الماری کی طرف چلا گیا اس نے
 کہانیوں کی کتابیں منے میاں کے آگے ڈال دیں وہ کبھی
 ایک کو اٹھا کر دیکھنے لگے ، کبھی دوسری کو آخر ایک کتاب
 پڑھنے لگا باقی چاروں نے کیرم شروع کر دیا کمرے
 میں کھٹ کھٹ گو بجنے لگی

” بھئی واہ یہ کہانی بھی ایک چور کی ہے : ایسے
 میں منے میاں کی آواز سنائی دی ۔

” خاموشی سے پڑھ لو بوہ نہیں ۔

” ارے ہاں کوثر تم نے کرمو کے اندر داخل ہونے کے
 بعد دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا نا ؟

” دروازہ اندر سے بند : کوثر نے سوچتے ہوئے
 کہا ۔

ہاں جلدی یاد کرو کہیں دروازہ کھلا نہ پڑا ہو ؟
 ” یاد نہیں آ رہا ۔

” تو پھر جا کر دیکھو ۔

اتنا کام تو منے میاں بھی کر سکتے ہیں کیرم
 چھوڑ کر جانا ذرا مشکل ہوتا ہے نا ۔

” اور کہانی چھوڑ کر جانا اور بھی مشکل ہوتا ہے.... تجربہ کر کے دیکھ لیں : منے میاں بولے۔

” اچھا بابا..... میں ہی دیکھ آتی ہوں جا کر : ”

کوثر نے تمللا کر کہا ” وہ اکٹھ کر کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی..... دوسرے ہی لمحے وہ واپس آگئی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ خوف تھا :

” کیا بات ہے.... خیر تو ہے ؟ ”

” ہاں ! لیکن میں دروازہ بند کرنا بھول گئی تھی... دروازہ کھلا ہوا تھا۔ ”

” ارے باب رے.... اچھا ہوا.... ہمیں جلد خیال آگیا... ورنہ مارے گئے ہتھے۔ ”

” ہاں ! آؤ کیرم شروع کریں۔ ”

وہ کیرم کی طرف متوجہ ہو گئے.... منے میاں کہانی کی کتاب میں گم تھے... اور کرمو شاید اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا تھا.... ایسے میں منے میاں کی چپکتی آواز سنائی دی۔

” وہ مارا۔ ”

” یہ تم کہانی کی کتاب پڑھ رہے ہو یا مارا ماری کر رہے ہو : عائشہ نے کہا۔

"مارا ماری تو کیرم میں ہوتی ہے.... جو آپ چاروں کو مبارک ہو..... میں تو صرف کہانی پڑھ رہا ہوں.... دراصل کہانی کے کرداروں نے اس چور کو کپڑا لیا ہے.... اور اب اس کی مرمت کر رہے ہیں...."

"ہمیں نہ سناؤ.... پڑھنے سے کام رکھو...."

"اچھی بات ہے.... شکریہ"

کہانی دیر گزر گئی.... ایسے میں اچانک طاہر کی نظر ان بوٹوں کی طرف اٹھ گئی اور پھر اس کی آنکھوں میں خوف ہی خوف دوڑ گیا۔

"ارے ارے.... یہ.... یہ.... یہ کیا ہے؟"

"کہاں.... کیا؟ عائشہ نے بھی چونک کر کہا اور طاہر کی طرف دیکھا.... وہ برابر ان جوتوں کو دیکھے جا رہا تھا۔ اس کے جسم پر تو اب لہرہ بھی طاری تھا۔

"اُف مالک! یہ کیا.... ان.... ان جوتوں کا رُخ تو اب وہ نہیں ہے جو پہلے تھا.... پہلے جوتے سیدھے تھے،.... اب ٹیڑھے ہیں۔" عائشہ نے کہا۔

لیکن! جوتے خود بخود ٹیڑھے کس طرح ہو سکتے ہیں؟ "جوتوں سے پوچھنا چاہیے۔" منے میاں بولے۔

"دماغ تو نہیں چل گیا.... جوتوں سے کس طرح پوچھ سکتے

ہیں : طاہر نے اُسے گھورا۔

”جوتوں سے ہم تو خیر پوچھ سکتے ہیں.... جوتے جواب نہیں دے سکتے : عائشہ نے بھی طاہر کو گھورا۔

”مٹے میاں.... ذرا ان جوتوں کو نزدیک سے دیکھنا جا کر :
”یہ کام بھی میں ہی کروں : مٹے میاں بھٹا کر بولے۔
”ہاں ! مجبوری ہے :“

”کیسی مجبوری.... آپ لوگ بھی اب رُک گئے ہیں.... آپ
میں سے کوئی اُٹھ کر کیوں نہیں دیکھ لیتا :
”کمال.... چلو اٹھو.... یہ کام تم کرو :
”میں کمال کرتا رہتا ہوں.... کیا یہ کافی نہیں :
”نہیں.... چلو اٹھو :“

کمال ڈرتے ڈرتے اُٹھا اور جوتوں تک گیا.... پھر
جونہی اس نے پردہ ہٹایا۔ وہ چلتا اُٹھا۔
”ارے باپ رے.... ان جوتوں میں تو آدمی بھی ہے :
”کیا کہا.... آدمی : وہ ایک ساتھ چلتے۔

”شور نہ مچائیں بھئی....“ ایک سرد آواز گونجی.... اور پرے
کے پیچھے سے ایک عدد سیاہ پوش نکل کر باہر آ گیا....
”ارے باپ رہے.... کک.... کیا آپ چور ہیں :
”ہاں ! میں چور ہوں :“

" مل لیکن ! آپ یہاں کیوں کھڑے تھے اتنی دیر سے ۔"
 " آیا تو چوری کرنے تھا لیکن تمھاری مزے دار باتوں
 نے روک لیا ۔۔۔ اور میں اپنا کام کرنا بھول گیا ۔"
 " مزے دار باتیں نہیں تو ہم تو کوئی مزے دار باتیں
 نہیں کر رہے تھے مزے دار باتیں تو کچھ اور طرح کی ہوتی
 ہیں ۔"

" یہ تمھارا خیال ہے میرا نہیں"
 " اب آپ کا کیا پروگرام ہے " طاہر بولا ۔
 " پروگرام تو چوری کا تھا"

" تو کیا آپ نے اب پروگرام بدل دیا ہے " منے میاں
 جلدی سے بولے ۔

" سوچ رہا ہوں کیا کروں "۔

" ویسے ہم لوگ زیادہ مال دار نہیں ہیں " کوثر نے کہا ۔
 " اتنے غریب بھی نہیں ہیں " چور بولا وہ سر سے
 پیر تک سیاہ لباس میں تھا ۔

" یہ بات آپ اتنے یقین سے کس طرح کہہ سکتے ہیں ۔"
 " چور جب کہیں چوری کرنے کا خطرہ مول لیتا ہے نا
 تو اس گھر کے بارے میں پہلے ہی معلومات حاصل کر لیتا ہے ۔"
 " تو آپ ہمارے گھر کے بارے میں پہلے ہی معلومات

حاصل کر چکے ہیں :

ہاں : بالکل معلوم کر چکا ہوں فاروقی صاحب کھاتے پیتے آدمی ہیں :

" اچھی بات ہے لیکن ہم پانچ ہیں آپ اکیلے ہیں چوری کس طرح کریں گے :
" کیا مطلب ہے چور چونک کر لولا -

" مطلب یہ کہ ہم کرکٹ کے کھلاڑی ہیں جوڈو کراٹے بھی جانتے ہیں اور ہیں بھی پانچ ، لہذا ہم تو آپ کو دیں گے الٹ : طاہر نے جلدی جلدی کہا

" اوہ : تو یہ بات ہے خیر میرے ہاتھ کی طرف بھی غور سے دیکھ لیں پھر بات کریں "

انہوں نے چور کے ہاتھ کی طرف دیکھا اور پھر حیرت زدہ اور خوف زدہ ہو کر رہ گئے کیوں کہ اب اس میں سیاہ رنگ کا ایک پستول تھا

" حیرت ہے لباس بھی سیاہ اور پستول بھی سیاہ کوثر بولی -

" جتنا نہیں دل بھی سیاہ ہو : طاہر نے کہا -

" سیف کی چابیاں کہاں ہیں ؟

" ارے تو کیا آپ کا ارادہ واقعی چوری کرنے کا

ہے :-

" اور کیا میں یہاں جھک مارنے آیا ہوں -
 " جھک وہ کیا ہوتا ہے : منے میاں نے حیران ہو کر
 پوچھا -

" ہوتا ہے نہیں ہوتی ہے جھک ٹوٹ ہے -
 " آپ کسی سکول میں استاد ہیں کیا ؟ منے میاں نے فوراً
 پوچھا -

" ارے نہیں چور تو ویسے ہی استاد ہوتے ہیں ، انہیں
 سکول میں استاد کی ضرورت نہیں ہوتی -
 " اچھا تو مسٹر چور ہمارے گھر میں اس وقت سیف کی
 چابیاں نہیں ہیں ابا جان ساتھ لے گئے ہیں -
 " خیر کوئی بات نہیں میں اپنی چابیوں سے سیف کھولنے
 کی کوشش کرتا ہوں کھل گئی تو ٹھیک ورنہ سیف
 کا تالا توڑ دوں گا "۔

" آپ ہمارے ہوتے ہوئے یہ سب کریں گے : کمال نے
 حیران ہو کر کہا -

" ہاں ! مجبوری ہے ایسا تو کرنا ہو گا -

" چلیے پھر کریں یہ پستول دکھائیں ذرا : طاہر نے سرسری
 انداز میں کہا -

" چالاکی کرنے کی کوشش نہ کریں۔۔۔۔ میں نے بہت چالاک لوگ
دیکھے ہیں۔ "

" ہو سکتا ہے۔۔۔ دیکھے ہوں۔۔۔۔ لیکن ہم سے نہیں دیکھے
ہوں گے۔ "

" کیا مطلب؟ چور نے حیران ہو کر کہا۔

" مطلب یہ کہ کیا ہم آپ کو خوف زدہ نظر آتے ہیں۔ "

" نہیں خیر۔۔۔ خوف زدہ تو آپ لوگ نہیں نظر آئے۔ "

اس نے کہا۔

" جب کہ آپ کے ہاتھ میں پستول بھی موجود ہے۔ "

" ہاں ! یہ تو ہے۔ "

" لیکن اس پستول کے ہوتے ہوئے بھی ہم خوف زدہ نہیں

ہیں۔۔۔۔ جب کہ آپ ایک چور ہیں۔ "

" کیا کہنا چاہتے ہیں؟ "

" آپ چلتے پھرتے نظر آئیں۔۔۔۔ یہاں سے آپ کچھ نہیں

لے جا سکیں گے۔ "

" کیا کہہ رہے ہو بھئی۔۔۔۔ چور نے حیران ہو کر کہا۔

" ہمیں اصل اور نقل کی تمیز ہے۔ " طاہر ہنسا۔

" کیا کہا؟ چور چلایا۔ "

" ہاں ! ہمیں اصل اور نقل کی تمیز ہے ! "

”کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں نقلی چور ہوں۔“
 ”نہیں.... بلکہ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ اصلی
 چور ہیں؟ کوثر نے کہا۔

”اگر میں اصلی چور ہوں.... تب تو آپ کو مجھ سے
 ڈرنا چاہیے؟“

”نہیں.... اس لیے کہ آپ بے شک اصل ہیں.... لیکن
 آپ کے ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول بالکل نقلی ہے۔“
 ”کیا!؟ چور زور سے چلایا۔ اس کے چہرے پر ہلاکی
 حیرت دوڑ گئی۔

”کیوں! میں نے غلط تو نہیں کہا؟ طاہر بولا۔

”حیرت ہے.... آپ نے یہ کس طرح جان لیا؟“

”دن رات کھلونا پستولوں سے کھیلتے ہیں.... کھلونا پستول
 سے کھیلتے کا ہمیں بہت شوق ہے.... ایک سے ایک بہترین کھلونا
 خریدتے ہیں.... ہمارے ایک انکل ہیں امریکا میں.... وہ بھی
 ہمیں بھیجتے رہتے ہیں.... آپ کے ہاتھ میں اس وقت جو
 پستول ہے نا.... بالکل ایسا پستول تو ہمارے پاس بھی ہے۔“
 ”ہوں... تو یہ بات ہے.... خیر بھئی اس میں شک نہیں
 کہ یہ پستول نقلی ہے.... لیکن میں چور اصلی ہوں....
 اور ایک منٹ میں تمہیں تنگی کا ناچ سنا سکتا ہوں۔“

” یہ تجربہ بھی کر کے دیکھ لیں۔“

” اچھی بات ہے.... لو میں تم پر حملہ آور ہوتا ہوں۔“
یہ کہہ کر اس نے ایک دم ان پر حملہ کر دیا، لیکن
وہ پہلے ہی ہوشیار تھے۔ اِدھر اِدھر پھیل گئے۔ کمرے
کے کونے ہیں ان کی ہاکیاں رکھی تھیں.... آن کی آن میں
انہوں نے وہ اٹھا لیں.... اور تلواروں کی طرح ہاکیوں کو گھما
کر چور کی طرف بڑھنے لگے۔

” ارے ارے.... یہ کیا؟“

” ہیں تو خیر یہ ہاکیاں.... لیکن اس وقت کام دیں گی تلواروں
کا۔ ظاہر نے کہا اور زور شور سے ہاتھ چلانے لگا۔
” اور میں تو وہ ہاتھ دکھاؤں گا.... کہ تم میرے کمال
کو مان جاؤں گا۔“ کمال نے کہا۔

” یا اللہ! کہاں پھنس گیا؟ چور نے گھبرا کر کہا۔

” ہائیں.... چور ہو کر اللہ کو بھی مانتے ہو۔“

” ہاں کیوں۔ آخر میں مسلمان ہوں۔“

” لیکن اللہ سے ڈرتے نہیں.... اگر ڈرتے ہوتے تو یہ

کام سرگزنہ کرتے۔“

” یہ... یہ تم نے کیا بات کہی؟ چور نے حیران ہو کر کہا۔

” میں نے غلط نہیں کہا.... اللہ سے ڈرتے والے چوری

نہیں کر سکتے !

”پتا نہیں.... آپ لوگ کس قسم کے لوگ ہیں.... اچھا
ہیں چوری کیے بغیر یہاں سے چلا جاتا ہوں۔“
جی نہیں ! اب آپ جا نہیں سکتے۔“
”کیا مطلب !“

”مطلب یہ کہ.... اب تو ہم آپ کو پولیس کے حوالے
کریں گے۔“ طاہر نے مسکرا کر کہا۔
”نہیں.... آپ ایسا نہ کیجیے گا۔“
”کیوں.... کیا بات ہے؟“

”مجھے جیل جانے سے بہت ڈر لگتا ہے.... پولیس والے
چور کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتے ہیں، اسے بند کر کے
بُری طرح مارتے ہیں۔“

”اچھا.... تو تمہیں یہ بات معلوم ہے....“

”ہاں ! معلوم ہے.... آپ مجھے جانے دیں.... میں وعدہ
کرتا ہوں.... اب چوری نہیں کیا کروں گا۔“
”کیا اعتبار؟“

”بھئی میں وعدہ کر رہا ہوں نا۔“

”اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آپ وعدہ نبھائیں

گے بھی۔“

” ضمانت کوئی نہیں میری زبان پر اعتبار کرنا ہوگا نہیں اعتبار تو پھر آپ مجھے پولیس کے حوالے ہی کر دیں اس نے بڑا سا منہ بنا کر کہا۔

” طاہر پولیس کو فون کرو ارے ہاں ! اس جے میں کئی روز سے چوریاں ہو رہی ہیں کیا یہ چوریاں بھی آپ نے ہی کی تھیں ؟

” ہاں ! میں نے ہی کی تھیں ۔

” تب تو آپ کو پولیس کے حوالے کرنا بہت ضروری ہے آپ سے تو چوری شدہ مال بھی برآمد کرنا ہوگا اور جن لوگوں کا وہ سامان ہے انہیں واپس کرنا ہوگا ۔

” ٹھیک ہے کر دیں مجھے پولیس کے حوالے لیکن اگر آپ لوگ مجھے معاف کر دیں گے تو یہ بہت بہتر رہے گا، اس لیے کہ اگر میں جیل چلا گیا تو وہاں سے پکا مجرم بن کر نکلوں گا اور پھر آپ جیسوں کے قابو میں نہیں آیا کروں گا اگر آپ چھوڑ دیتے ہیں تو میں سب لوگوں کا مال جو ابھی میرے پاس ہے واپس کر دوں گا ۔

” بات تو معقول ہے اچھا خیر ہم اللہ پر بھروسہ کر کے ، تمہیں ایک موقع دیتے ہیں تم جا سکتے ہو یاد رکھو اگر تم نے پھر چوری کی تو اللہ تعالیٰ تم سے ضرور سمجھیں

گئے :

"میں چوری نہیں کروں گا۔"

چور نے ان سے ہاتھ ملایا اور جانے لگا :

"ایک منٹ ٹھہرو بھئی.... کیا تم ہمیں اپنا پتا نہیں بتا سکتے ہو؟"

"ہاں! کیوں نہیں۔ میں گل بہار کالونی میں رہتا ہوں.... مکان نمبر ۱۰۴۔"

"شکریہ! آپ جا سکتے ہیں۔"

چور نے ایک بار پھر ان کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے نکل گیا....

"شاید ہم نے اچھا کیا؟ عائشہ بولی۔"

"یا پھر شاید بُرا کیا؟"

"اس کا فیصلہ صبح ہو جائے گا۔"

"وہ کیسے؟ عائشہ بولی :

"اس طرح کہ اگر اس نے اپنا اصل پتا بتایا ہوگا

تو پھر وہ واقعی آئندہ چوریاں نہیں کرے گا اور اگر غلط

پتا بتایا ہوگا تو چوریاں کرے گا۔"

"بہت خوب! یہ تو واقعی معقول بات ہے۔"

رات کے دوران کیرم کھیلتے ہوئے.... نہ جانے کب

ان کی آنکھ لگ گئی حالاں کہ انھوں نے رات بھر
 جاگنے کا پروگرام بنایا تھا لیکن وہ اپنے اس پروگرام
 پر عمل نہ کر سکے صبح دروازے کی گھنٹی سے ان کی آنکھ
 کھلی انھوں نے دیکھا، کرمو دروازہ کھولنے جا رہا تھا
 جو بھی دروازہ کھلا ان کے ابا جان اور امی جان اندر آ
 گئے ان کے چہروں پر تھکن تھی ۔
 " کیوں بھئی رات خیریت سے گزری ۔
 " جی ہاں خیریت رہی ابا جان ۔

وہ اندر آئے اس وقت ان کی امی جان زور

سے چلائیں :

" ارے ! یہ کیا ۔

" کیا ہوا ؟

" یہ یہ دیکھیے ۔

انھوں نے دیکھا تجوری کھلی پڑی تھی اور اس

سے نقدی اور زیورات غائب تھے ۔



" اُف مالک ! یہ کیا ہوا ! ان کی والدہ بولیں ۔
 " تم تو کہہ رہے تھے رات خیریت سے گزری :
 " جی جی ہاں وہ وہ طاہر کچھ نہ کہہ سکا
 کیا بنایا یہ کہ انہوں نے ہاتھ آئے چور کو چھوڑ دیا تھا ۔
 اب ان کے دل ڈوبتے لگے :
 " خیر میں پولیس کو فون کرتا ہوں "۔
 ان کے والد فون کی طرف بڑھ گئے اور وہ باہر
 نکل آئے ۔

" یار ! یہ کیا ہوا ؟
 " اس سے ہمیں ایسی امید نہیں تھی ۔
 " اس کا مطلب ہے اس نے غلط بتایا تھا ۔
 " اور کیا کہہ سکتے ہیں :
 " ویسے ہمیں اس پتے پر ایک بار دیکھ لینا چاہیے "۔

کوثر نے کہا۔

" کمال ہے.... بھئی اس کی بھلا کیا ضرورت.... وہ وہاں کیسے مل سکتا ہے؟ "

" پھر بھی.... دیکھ لینے میں کیا حرج ہے؟ "

" اچھی بات ہے.... اس سے پہلے کہ پولیس آئے....
اُد وہاں ہو آئیں.... لیکن ہم پولیس کو یا ابا جان کو اس
کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ "

" ہاں! ورنہ خوب جھاڑ پڑے گی؟ "

ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ گل بہار کالونی پہنچے....
مکان نمبر ۱۰۴ تلاش کرنے میں انہیں کوئی دقت نہ ہوئی۔
انہوں نے دروازے پر دستک دی.... اور یہ دیکھ کر
دھک سے رہ گئے کہ چور وہاں موجود تھا....

" اوہ.... یہ اتنی صبح صبح.... خیر تو ہے.... کیا یہ دیکھنے
آئے ہیں کہ میں نے غلط پتا تو نہیں بتایا تھا؟ "

" ہاں! یہ دیکھنے بھی آئے تھے.... ایک اور بات
بھی ہے؟ "

" اور وہ کیا؟ "

" رات ہماری گھر میں چوری ہو گئی ہے.... سب نقدی
اور زیورات لے گیا؟ "

”یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟“

”ہم غلط نہیں کہہ رہے۔“

”اُف مالک! تو آپ کا خیال ہے چوری میں نے کی ہے۔“

”اس کے علاوہ ہم کیا سوچ سکتے ہیں۔“

”لیکن ذرا سوچیں اگر مجھے چوری کرنی ہوتی تو کیا

میں آپ کو اپنا بالکل درست پتا بتا دیتا۔“

”نہیں اسی بات پر تو مجھے حیرت ہے۔“

”تو پھر یقین کر لیں میں نے آپ کے گھر میں

چوری نہیں کی دوسروں کے ہاں ضرور کرتا رہا ہوں

اور آج سے چوریوں کا مال ان کے مکان تک پہنچانے کا کام شروع کر رہا ہوں۔“

”اس کا مطلب ہے ہمارے گھر میں چوری کسی اور

چور نے کی ہے۔“

”اس کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے۔“

”اچھی بات ہے ہم چلتے ہیں۔“

”اگر آپ کو مجھ پر شک ہو تو آپ ضرور پولیس کو

فون کر دیں اور مجھے گرفتار کرا دیں میں یہیں ملوں گا۔“

وہ حیرت زدہ سے اپنے گھر پہنچے وہاں پولیس

آچکی تھی اور اپنی کاروائی کر رہی تھی
 " تم کہاں چلے گئے تھے " ان کے والد نے غصے میں
 آکر کہا۔

" ایک دوست سے ملنے۔۔۔ "

" گھر میں چوری ہو گئی ہے اور تم دوست سے
 ملنے چلے گئے تھے اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا
 تم تو کر رہے تھے کہ ساری رات جاگتے رہو گے
 اور کسی چور کی وال نہیں گلنے دیں گے۔ "

" ہمیں بہت افسوس ہے بابا جان۔ "

" جانے دیں فاروقی صاحب بچوں پر نہ بگڑیں
 سردیوں کی رات بہت طویل ہوتی ہے ساری رات
 جاگ کر کاٹ دینا آسان نہیں ہوتا ہم بہت جلد
 چور کا سراغ لگا لیں گے۔ "

" جی بہت بہتر انسپکٹر صاحب۔ "

پولیس والے اپنا کام کر کے چلے گئے وہ تمام
 رات چپ چپ رہے رات کو اپنے کمرے میں
 آکر کھسکھس کرنے لگے۔

" کم از کم اس نے ہمارے گھر میں چوری نہیں کی
 اگر کی ہوتی تو وہ اپنے گھر میں ہمیں نہیں مل سکتا تھا۔ "

" ہاں ! ہمارے دل بھی یہی کہہ رہے ہیں.... لیکن
پھر چوری کس نے کی.... ارے ہاں صبح گھر کا دروازہ
تو بند ملا تھا۔ جب ہم جاگے.... اس وقت بھی دروازہ
اندر سے بند تھا۔ "

" بھئی ان چوروں کا کیا ہے.... یہ کسی نہ کسی طرح اندر
داخل ہو ہی جلتے ہیں.... اور نکل بھی جاتے ہیں....
انہیں دروازہ کھولتے یا بند کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
ظاہر نے کہا۔ "

" کیوں نہ ہم اس چوری کا سراغ لگانے کی کوشش
کریں۔ "

" ہم.... ہم کوئی سراغزماں ہیں.... ہم کیا جانیں، چوری
کا سراغ کس طرح لگایا جاتا ہے۔ "

" ادھر ادھر گھوم پھر کر دیکھ لیتے ہیں.... شاید ہمیں
کوئی چیز مل جائے....
" ہوں ٹھیک ہے.... "

انہوں نے اچھی طرح گھر کو دیکھا بھالا.... پھر بائیں
باغ میں آئے.... باغ کو بھی دیکھا.... غور کرنے پر
ایک جگہ زمین نرم نظر آئی.... ایک چھڑی کی مدد سے مٹی
بٹائی تو گرہا بنتا چلا گیا.... یہاں تک کہ اس میں کپڑے

کی ایک پوٹلی نظر آئی.... اب تو ان پر جوش سوار ہو گیا....
 پوٹلی کو کھولا تو اس میں ان کے زیورات اور نقدی موجود تھی۔
 انھوں نے خالی پوٹلی رکھ کر گھڑا پتہ کر دیا اور نقدی
 اور زیورات لا کر نہایت خاموشی سے سیف میں رکھ دیے،
 سیف کی چابی طاہر نے اپنے پاس رکھ لی.... اپنے والد کو
 بھی کچھ نہ بتایا۔

رات ہو گئی.... ان کے والدین تو سو گئے، لیکن
 ان کی آنکھوں میں نیند کا کوئی پتا نہ تھا.... وہ جاگتے
 رہے۔ ان کی نظریں اپنے کمرے سے ہوتی پائیں باغ
 میں اس جگہ جمی تھیں جہاں وہ گرٹھا بنایا گیا تھا۔
 آخر رات کے ٹھیک ایک بجے انھوں نے ایک سائے کو
 باغ میں داخل ہوتے دیکھا، اس کے ہاتھ میں ایک
 پنسل ٹارچ تھی.... اس کی روشنی زمین پر پڑ رہی تھی۔
 اور پھر روشنی اس جگہ پر آ کر ٹک گئی جس جگہ گرٹھا
 بنایا گیا تھا.... ایک ہاتھ میں ٹارچ پکڑ کر دوسرے
 ہاتھ سے وہ گرٹھا کھودنے لگا.... پھر اس نے گرٹھے
 میں سے پوٹلی نکال لی.... پوٹلی لے کر وہ چل پڑا۔
 وہ پانچوں دبے پاؤں کمرے سے نکلے اور اس سائے
 کے تعاقب میں چل پڑے.... پھر جو کھنی انھیں معلوم

ہوا۔ وہ کون ہے.... عائشہ نے طاہر کو اشارہ کر دیا۔
وہ فوراً دبے پاؤں اندر گیا۔۔۔ اپنے والد کو جگایا
اور سرگوشی میں بولا۔

”ابا جان! ہم نے چور پکڑ لیا ہے.... اور مال بھی
برآمد کر لیا ہے!!“

”یہ.... یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ذرا پھر سے کہنا۔“
”ہم نے مال برآمد کر لیا ہے اور چور کو پکڑ لیا
ہے۔“

”نہیں.... یہ کیسے ہو سکتا ہے.... چور کو تو ابھی تک
پولیس نہیں پکڑ سکی۔“

”ان کا طریقہ اور ہے.... ہمارا طریقہ اور....“ عائشہ نے
شوخی آواز میں کہا۔

”جلدی بتاؤ کہ چور کون ہے، کہاں ہے۔“
”یہ بتانے کا وقت نہیں.... آپ فوراً ہمارے ساتھ
چلیے۔“

”اچھی بات ہے۔“
”کیا بات ہے.... کیا ہوا؟“ ان کی والدہ نے چونک
کر کہا۔

”آؤ بیگم.... یہ کہتے ہیں.... محضوں نے چور کو پکڑ لیا

ہے :

ہائیں کیا واقعی نے ان کے لیے میں حیرت ممتی :
" دیکھتے ہیں : یہ کہ کہ وہ ظاہر کے پیچھے چل پڑے ...
یہاں تک کہ کوٹھی کے پچھلے حصے میں آگئے :
" یہ کیا یہ تم ہمیں کہاں لے آئے ہو :

" یہاں ہمارا مجرم موجود ہے "

" نت تمہارا مطلب ہے : وہ آگے کچھ نہ کر سکے۔
" آئیے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں "

وہ اور آگے بڑھے اور کمرے کی درز سے آنکھیں
لگا دی اندر کا منظر دیکھ کر وہ بُری طرح اچھلے اور پھر
انہوں نے دروازے پر دستک دے ڈالی :
" کرمو دروازہ کھولو "

انہوں نے سوراخ میں سے کرمو کو بُری طرح
اچھلتے دیکھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا کرمو اندر
خالی پوٹلی سمیت موجود تھا جب وہ اندر داخل ہوئے
تو کرمو کا سر جھکا ہوا تھا اور انہیں یوں محسوس
ہو رہا تھا جیسے یہ سر اب کبھی نہیں اُٹھے گا :



اور اب اشتیاق احمد پیش کرتے ہیں....
نوعمر قارئین کی خواہشات کے احترام میں....
ان کے بے پناہ اصرار پر....
ان کے لیے نہ لکھنے کے اعتراض پر....
دلچسپ، حیرت انگیز اور مزاح سے بھرپور کہانیاں

4/50

پرانا چراغ نیا الہ دین

4/50

دوسرا چور

4/50

خون کا امتحان

4/50

خون کی چوری

مکمل سیٹ کی قیمت 18 روپے لیکن....
”بکس گفٹ پیک“

منگوانے پر - 3/ روپے کی خصوصی بچت

صرف - 15/ روپے کا منی آرڈر بنام

اشتیاق پبلیکیشنز 9/12 نصیر آباد ساندہ کلاں لاہور ارسال کیجئے۔

اور پھر

”بکس گفٹ پیک“ گمر بیٹھے آپ کے ہاتھ

بچت کی بچت.... مزے کا مزا

شائع ہو چکی ہیں

”بکس گفٹ پیک“

اشتیاق احمد

کی نئی نویلی..... بانگی سجلی کہانیاں
ہر کہانی مکمل..... ہر کہانی منفرد
اور

ہر کتاب کی قیمت صرف 4/50 روپے
جن چچا

ای ابو مقابلہ

خونی سیر

چور کے دانت

مکمل سیٹ کی قیمت 18 روپے لیکن.....
”بکس گفٹ پیک“ منگوانے پر

3/- روپے کی خصوصی بچت

15 روپے کا منی آرڈر ارسال کریں

اشتیاق پبلیکیشنز 9/12 نصیر آباد ساندہ کلاں لاہور۔

اور پھر

بکس گفٹ پیک گمر بیٹھے آپ کے ہاتھ

بچت کی بچت..... مزے کا مزا

صرف آپ کے لیے

جی ہاں! جلدی کیجئے

کہیں پھر آپ ہاتھ ملتے نہ رہ جائیں.....

انسانیت کے مجرم.... باذہم اور آؤ فائل فائل کھیلے
کے بعد

بہت جلد
شائع ہو رہا
ہے

آپ سب کی پُر زور
فرمائش پر
طاہر ایسی ملک
کا ایک اور تہلکہ خیز ناول

دھماکا

طنز و مزاح، جاسوسی اور سپنس سے
بھر پور

- دھماکوں کی برسات کے ساتھ
- ایکشن ہی ایکشن
- ہنگامے ہی ہنگامے
- تہلکہ ہی تہلکہ

منفرد انداز منفرد کہانی

نیا ادب



نئی نسل

ISHTIAQ AHMAD'S

Purana Charag Naya Ala Din



786 9306 01 005

Rs. 4-50

ISHTIAQ AHMAD'S

Qusra Chor



786 9306 01 006

Rs. 4-50

ISHTIAQ AHMAD'S

Khaufnak Imtehan



786 9306 01 007

Rs. 4-50

ISHTIAQ AHMAD'S

Phone Key Chori



786 9306 01 008

Rs. 4-50

اشتیاق پبلی کیشنز 9/12 نصیر آباد سائڈ کلاں لاہور فون: 321537

786 9306 01 006

4/50